ہندوستان کے حدیث پر عمل کرنے والے وہابی نہین
(لایق توجہ گورنمنٹ واعیان مذہب)
نمبر (۱)

منجملہ اُن الفاظ غیر مہذبانہ کے (جو بحث وتکرار مین نا انصاف حجادلین ایک دوسرے کو کہدیتے ہین جن سے بضمن نمبر ۱۲ جلد ۴ مضمون (مناظرات مذہبی) مین ہم بدلایل رد کر چکے ہین - ایک لفظ وہابی ہے جو قرآن وحدیث پر عمل کرنیوالون کو انکے مخالف کہدیتے ہین اور در حقیقت وہ اس لفظ کے مصداق اور وہابی نہین ہین -

اُنکو وہابی کہنا ایسا ہے جیسا انکا اپنے مخالفین کو بدعتی اور مشرک کہنا - اور بعض اہل سنت کا شیعہ کو رافضی کہنا - اور بعض اہل تشیع کا سنیون کو ناصبی یا خارجی کہنا ہے مگر حقیقت وانصاف کی نظر سے دیکھا جاوے تو یہہ بہی الفاظ والقاب غالباً بےمحل استعمال کیئے جاتے ہین - نہ اہل سنت بدعتی یا خارجی ہین - نہ اہل تشیع رافضی - نہ اہل حدیث ہندوستان کے وہابی -

بطور سب وشتم یا بطور حکم وافتا کسیکو کافر یا مشرک یا بدعتی بیدین کہدینا دوسرا امر ہے (جسکا بیان حکم اس مقام مین ہمارا مقصود نہین ہے اس بیان کے لیئے ایک اور مضمون بعنوان (کفر وکافر) عنقریب شایع ہونیوالا ہے) مگر کسیکا کوئی مذہبی لقب مقرر کرنا اور اسکو اس نام سے مخاطب کرنا تب ہی مناسب وزیبا ہے جبکہ وہ اس لقب کو اپنے لیئے پسند کرے اور اس نام سے اپنے اہل مذہب کو پکارتا ہو اور جو کوئی کسی لقب ونام کو اپنے لیئے پسند نکرے اور اُس سے تبری وتحاشی ظاہر کرے اسکو اس نام سے پکارنا اور وہ اُسکا مذہبی لقب مقرر کرنا مناسب نہین ہے - اور نہ وہ اُسکا مذہبی لقب ہو سکتا ہے -

بناءً علیہ اہل سنت جو بدعت سے بیزار ہیں اور ما انا علیہ واصحابی کو اپنا اشعار رکھتے ہیں بدعتی کہنا اور اہل تشیع کو جو رفض سے محترز ہیں رافضی کہنا اور سنیوں کو جو حب اہل بیت کو جزو ایمان جانتے ہیں ناصبی کہنا اور اہل حدیث کو جو وہابیت سے تبری و تحاشی کرتے ہیں وہابی کہنا اہل انصاف کے نزدیک پسندیدہ نہیں ہے

اس مقام میں شیعہ و سنی کی باہمی زشت خطابی سے بحث مقصود نہیں بلکہ صرف اہل سنت کے دو فرقے (جن میں ایک فریق اپنے مخالف کو وہابی کے نام سے پکارتا ہے دوسرا اسکو بدعتی کے نام سے یاد کرتا ہے) کے باہمی ناملایم خطاب و*تنابز بالالقاب سے روکنا مدنظر ہے۔

پس والا اپنے بھائی موحدین متبعین سنت سید المرسلین کی خدمت میں ناصحانہ التماس ہے کہ اپنے اخوان دین اہل سنت و جماعت کو جو بعض فروع میں اُنسے اختلاف رکھتے ہیں اور اصول عقاید میں اُنسے متفق ہیں سنت و حدیث کو مانتے ہیں بدعت کو بُرا جانتے ہیں صرف ارتکاب بعض بدعات کے سبب (جو ناواقفی یا تاویل کی وجہ سے اُنسے سرزد ہوتی ہیں) بدعتی لقب مقرر کرنا اور دایرہ اہل سنت و جماعت سے خارج سمجھنا چھوڑ دیں۔ اور اس باب میں حضرت مولانا محمد اسمعیل دہلوی علیہ الرحمۃ (جنہوں نے اس ملک ہند میں سنت کو بدعت سے ممیز کیا ہے اور توحید و اتباع کا طریق مشہور عام کیا ہے) کے قول کو ملاحظہ فرماویں۔ آپنے بیسیوں امور کو جو اہل سنت زمانہ حال میں معمول و مروج ہیں بدعت ٹھہرایا ہے۔ ومع ذلک یہہ بھی فرمایا ہے کہ ہمارے ان باتوں کو بدعت کہنے سے کوئی انکے مرتکبین کو جو اہل سنت کہلاتے ہیں بدعتی نہ کہدے اور اُنکو دایرہ اہل سنت سے خارج نہ کر دے۔ اسکی وجہ وہی ہے

* جس سے خدا تعالیٰ نے اس آیۃ سورہ حجرات میں منع فرمایا ہے ولا تنابزوا بالالقاب بئس الاسم الفسوق بعد الایمان ومن لم یتب فاولئک ہم الظالمون یعنی ایک دوسرے کو برے لقب سے نہ پکارو (ایسا کرنا فاسق ہونا ہے) اور مومن ہو کر فاسق نام رکھانا برا ہے جو (اس سے) توبہ نہ کریگا وہ ظالم ہے۔

جو ہم نے بیان کی ہے ورنہ قاعدہ مشہورہ قیام مبدا حمل مشتق کا موجب ہوا کرتا ہے
اور یہ کسی اور اہل علم پر مخفی نہیں ہے آپ کتاب ایضاح الحق الصریح فی احکام المیت
والضریح چھاپہ قدیم دہلی کے صفحہ ۵۳ میں فرماتے ہیں مسئلہ سادسہ باید دانست کہ
ہرچند در شرع شریف بسیاری از افعال واقوال واخلاق از شعب کفر ونفاق شمردہ
اند اما از اطلاق لفظ کافر ومنافق بر شخصی خاص ہمین متبادر میشود کہ عقیدۂ
کفر ونفاق میدارد وہمچنین باید فہمید کہ ہرچند ہزاران ہزار امور از قسم بدعات است
کہ پارہ از آن بطریق نمونہ درین مقام ذکر کردہ شد۔ اما از اطلاق لفظ مبتدع یا صاحب
بدعت بر شخصی خاص ہمین معنی فہمیدہ میشود کہ شخص مذکور عقیدہ بدعت میدارد
پس بنا بر ارتکاب اقسام باقیہ از بدعۃ حقیقیہ وجمیع اقسام بدعۃ حکمیہ مرتکب آنرا مبتدع
وصاحب بدعت نتوان گفت پس چنانکہ از معدود کردن بعضی[۳] افعال واقوال واخلاق
از شعب کفر ونفاق مقصود ہمین ست کہ سامعین از آن اجتناب نمایند نہ آنکہ آنچہ در
قرآن مجید از احکام کفار ومنافقین از قسم قتل[۴] ونہب وسبی وترقیق ووضع جزیہ کہ
درحق کفار وارد شدہ وحرمت صلوۃ جنازہ وممنوعیت زیارت قبور ایشان ونہی
از استغفار برای اموات ایشان کہ درحق منافقین وارد شدہ بر صاحب افعال
واقوال واخلاق مذکورہ مطلقاً اجرا باید کرد۔ ہمچنین از تعداد اقسام بدعۃ ہمین
مقام مقصود ہمین ست کہ سامعین از جمیع اقسام مذکورہ اجتناب نمایند واہل
سنت خالصہ اختیار کنند نہ آنکہ آنچہ در حدیث شریف از احکام مبتدعین وارد ست
از قسم حبط اعمال ایشان وحرمت توقیر ایشان واجتناب از عیادت ایشان واحتراز از
مجالسہ ومخالطت ایشان وممنوعیت ابتداء ومصافحہ درکلام وسلام با ایشان بر مرتکب

---

[۳] چنانچہ اُن افعال واقوال کی تفصیل مضمون (کفر وکافر) میں ہوگی۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔
[۴] اُن ہی شروط سے اور اُن ہی لوگوں کے حق میں جنکی تفصیل نمبر ۴ و ۵ جلد ۲ و نمبر ۱ جلد ۳ [illegible]
اشاعۃ السنہ میں ہو چکی ہے۔ اور بعض شروط کی تفصیل اس مضمون میں بھی ہوگی۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔